4769/38

استفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ

ایک دکاندار کسی کمپنی کا ڈیلر ہے، ڈیلر کو جب بھی سامان کی ضرورت ہوتی ہے، وہ کمپنی کو آرڈر دے کر مطلوبہ سامان منگوا لیتا ہے ڈیلر کبھی ای میل کے ذریعے باقاعدہ پرچیز آرڈر (P.O) بنا کر آرڈر دیتا ہے جس میں مختلف قسم کے مطلوبہ سامان کی تعداد اور ان کی مقداریں درج ہوتی ہیں اور ڈیلیوری وغیرہ سے متعلق شرائط (Terms and Conditions) لکھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ڈیلر کبھی فون پر یا بالمشافہ آرڈر دیتا ہے۔ بذریعہ فون یا بالمشافہ آرڈر دیتے وقت ڈیلر اپنی کمپنی کو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں سامان ''بھجوا دیں'' ''پہنچا دیں'' یا فلاں سامان، فلاں مشینری وغیرہ ''تیار کر کے دے دیں''۔ آرڈر وصول کرنے والی کمپنی بعض اوقات مینوفیکچرر ہوتی ہے یعنی مال خود تیار کرتی ہے اور بعض اوقات مینوفیکچرر نہیں ہوتی بلکہ کہیں اور سے تیار مال کا انتظام کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس آرڈر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ یہ وعدہ بیع ہے یا استصناع ان دونوں میں بنیادی فرق کیا ہے؟ کیا وہ چیزیں جن میں صنعت ہوتی ہے ان کے آرڈرز کو استصناع کہیں گے اور جن میں صنعت نہ ہو اور وہ چیز بائع کی ملک میں فی الحال نہ ہو اس کے آرڈر کو وعدہ بیع کہیں گے؟ آج کل زیادہ تر کمپنیاں جو اپنے ڈیلرز، ڈسٹری بیوٹرز کے ذریعے مال فروخت کرتی ہیں، وہ مینوفیکچرر ہوتی ہیں ان کے پروڈکشن یونٹس ہوتے ہیں اور ان میں ہر سامان کی صنعت ہو رہی ہوتی ہے تو کیا ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کی طرف سے ملنے والے تمام پرچیز آرڈرز اور فون یا بالمشافہ ملنے والے آرڈرز جن کی کمپنی میں صنعت ہو رہی ہے، استصناع کہلائیں گے؟ یا یہ کہ وہ آرڈر جس میں ڈیلر ڈسٹری بیوٹر صنعت کا تذکرہ اور صراحت کرے یعنی یوں کہے کہ فلاں سامان یا فلاں مشینری ''بنا کر'' یا ''تیار کر کے'' دے دو، اور سپلائر خود مال تیار کرتا بھی ہو۔ اسے استصناع کہا جائے گا جبکہ وہ آرڈر جس میں صنعت کا ذکر نہ ہو بلکہ مال ''بھجوانے''، ''پہنچانے'' کا ذکر ہو اس آرڈر کو وعدہ بیع کہیں گے، اگرچہ وہ صنعت کا محتاج ہو اور سپلائر وہ مال خود تیار کرتا ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور فرق ہے؟ براہ کرم اس کی وضاحت فرمادیں کہ سپلائر کو ملنے والا کون سا آرڈر استصناع کہلائے گا اور کون سا آرڈر وعدہ بیع کہلائے گا؟

المستفتی: عبدالرحمٰن

03229521090

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

AR-UL-IFTA
ia-tur-Rasheed, Karachi
an, 75950
دارالافتاء جامعۃ الرشید

سوال نمبر: 4769/38	فتویٰ نمبر: 60951/57	سائل: عبدالرحمن	مجیب: عبدالوہاب
مفتی: سعید احمد حسن	مفتی: آفتاب احمد	مفتی :	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت کے احکام	باب: خرید و فروخت سے متعلق متفرق احکام		تاریخ: 28-10-2017

استصناع اور وعدہ بیع کے آرڈر میں فرق

سوال: ایک دوکاندار کسی کمپنی کا ڈیلر ہے۔ ڈیلر کو جب بھی سامان کی ضرورت ہوتی ہے وہ کمپنی کو آرڈر دے کر مطلوبہ سامان منگوالیتا ہے۔ ڈیلر کبھی ای میل کے ذریعے باقاعدہ پرچیز آرڈر (P.O) بنا کر آرڈر دیتا ہے جس میں مختلف قسم کے مطلوبہ سامان کی تعداد اور ان کی مقداریں بھی درج ہوتی ہیں، اور ڈیلیوری وغیرہ سے متعلق شرائط (Terms and Conditions) لکھی ہوتی ہیں۔ اسی طرح ڈیلر کبھی فون پر یا بالمشافہ آرڈر دیتا ہے۔ بذریعہ فون یا بالمشافہ آرڈر دیتے وقت ڈیلر اپنی کمپنی کو یہ کہتا ہے کہ فلاں فلاں سامان "بھجوا دیں"، "پہنچادیں" یا فلاں سامان، فلاں مشینری وغیرہ "تیار کر کے دے دیں"۔ آرڈر وصول کرنے والی کمپنی بعض اوقات تو مینوفیکچرر ہوتی ہے اور بعض اوقات وہ خود مینوفیکچرر نہیں ہوتی بلکہ کہیں اور سے تیار مال کا انتظام کرتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اِس آرڈر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ یہ وعدہ بیع ہے یا استصناع؟ اِن دونوں میں بنیادی فرق کیا ہے؟ کیا وہ چیزیں جن میں صنعت ہوتی ہے اُن کے آرڈر کو استصناع کہیں گے؟ اور جس میں صنعت نہ ہو اور وہ چیز بائع کی ملک میں فی الحال نہ ہو اُس کے آرڈر کو وعدہ بیع کہیں گے؟

آج کل زیادہ تر کمپنیاں جو اپنے ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کے ذریعے مال فروخت کرتی ہیں، وہ مینوفیکچرر ہوتی ہیں ان کے پروڈکشن یونٹس ہوتے ہیں اور ان میں ہر سامان کی صنعت ہو رہی ہوتی ہے تو کیا ڈیلرز اور ڈسٹری بیوٹرز کی طرف سے ملنے والے تمام پرچیز آرڈرز اور فون یا بالمشافہ آرڈرز جن کی کمپنی میں صنعت ہو رہی ہے، استصناع کہلائیں گے؟ یا یہ کہ وہ آرڈرز جن میں ڈیلر ڈسٹری بیوٹر صنعت کا تذکرہ صراحتاً کرے، یعنی یوں کہے کہ فلاں سامان یا فلاں مشینری "بنا کر" یا "تیار کر کے" دے دو، اور سپلائیر خود مال تیار کرتا بھی ہو، اُسے استصناع کہا جائے گا؟ جبکہ وہ آرڈر جس میں صنعت کا ذکر نہ ہو بلکہ مال "بھجوانے" یا "پہنچانے" کا ذکر ہو اگرچہ وہ صنعت کا محتاج ہو اور سپلائیر وہ مال خود تیار کرتا ہو اسے وعدہ بیع کہیں گے؟ یا اِسے علاوہ کوئی اور فرق ہے؟

11-68384
uftionline.com
uftionline.com
ector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
آن لائن
ALMUFTI ONI

Scanned by CamScanner

برائے مہربانی وضاحت فرمادیں کہ سپلائیر کو ملنے والا کون سا آرڈر استصناع کہلائے گا اور کون سا آرڈر وعدہ بیع کہلائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

استصناع اور وعدہ بیع دونوں الگ الگ اور ایک دوسرے سے مختلف چیزیں ہیں۔

استصناع

کسی دوسرے کو کوئی چیز بنانے کا حکم دینا یا اس کی فرمائش کرنا، یا یہ کہ خریدار بیچنے والے سے یہ کہے کہ مجھے فلاں چیز اس طرح کی اور ان ان صفات کے ساتھ بنا کر دے دو تو یہ استصناع ہے۔ لیکن استصناع کے صحیح ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر یہ عقد درست نہیں ہوتا۔

- ایسی چیز پر معاملہ کیا جائے جس کو بنانا پڑتا ہو۔
- اُس کی صفات معاملے کے وقت متعین کر دی گئی ہوں۔
- اُس چیز کو بنانے کے لیے جو خام مال ضرورت ہے وہ بھی بنانے والے کا ہو۔
- ایسی چیز بنوائی جائے جس کا عام رواج ہو یعنی جو چیزیں عام طور پر بنوائی جاتی ہیں اُن کا عقد استصناع درست ہے، اور بائع اہل صنعت میں سے ہو۔

مذکورہ تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ استصناع میں جس چیز پر عقد ہوتا ہے اُس میں صنعت کی ضرورت ہوتی ہے کہ بیچنے والا وہ چیز تیار کر کے دیتا ہے، لیکن اگر اُس نے خود نہیں بنایا بلکہ کسی اور سے اُنہیں صفات کی چیز بنوا کر دیتا ہے، اور خریدار قبول کر لیتا ہے تو یہ بھی فقہاء کے نزدیک جائز ہے، لیکن یہ استصناع میں داخل نہیں ہے۔

مندرجہ بالا وضاحت سے یہ ظاہر ہوا کہ استصناع باقاعدہ ایک عقد ہے جو خریدار اور بیچنے والے کے درمیان طے پاتا ہے، اور اس سے بنانے والے پر (جب وہ یہ عقد قبول کر کے کام کرنا شروع کر دے تو) وہ چیز تیار کر کے خریدار کے حوالے کرنا اور خریدار پر قیمت کی ادائیگی لازم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک بعد میں اگر انکار کر دے تو دوسرے کو قانونی چارہ جوئی کے ذریعے اُس کو مجبور کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع: 2/5)

Scanned by CamScanner

.قال بعضهم: هو عقد على مبيع في الذمة، وقال بعضهم: هو عقد على مبيع في الذمة شرط فيه العمل وجه القول الأول: أن الصانع لو أحضر عينا، كان عملها قبل العقد، ورضي به المستصنع؛ جاز، ولو كان شرط العمل من نفس العقد؛ لما جاز؛ لأن الشرط يقع على عمل في المستقبل - لا في الماضي - والصحيح هو القول الأخير؛ لأن الاستصناع طلب الصنع، فما لم يشترط فيه العمل لا يكون استصناعا؛ فكان مأخذ الاسم دليلا عليه؛ ولأن العقد على مبيع في الذمة يسمى سلما، وهذا العقد يسمى استصناعا، واختلاف الأسامي دليل اختلاف المعاني في الأصل وأما إذا أتى الصانع بعين صنعها قبل العقد، ورضي به المستصنع؛ فإنما جاز لا بالعقد الأول، بل بعقد آخر، وهو التعاطي بتراضيهما.

(المحيط البرهاني:7/626)

والاستصناع (58ب4) أن تكون العين والعمل من الصانع، فأما إذا كان العين من المستصنع لا من الصانع يكون إجارة، ولا يكون استصناعاً... ذكره شيخ الإسلام في شرح كتاب البيوع: أن فيما لا تعامل فيه يصير الاستصناع سلما بضرب الأجل بالإجماع.

(البناية شرح الهداية:8/374)

والصحيح أن الاستصناع م: (يجوز بيعا) ش: أي من حيث البيع م: (لا عدة) ش: أي لا من حيث الوعد. وقال فخر الإسلام في شرط "الجامع الصغير": هو بيع عند عامة مشايخنا، لا مواعدة؛ لأنه سماه في الكتاب بيعا وأثبت فيه خيار الرؤية وهو يثبت في البيع لا في الوعد.

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين:5/225-223)

(والاستصناع) هو طلب عمل الصنعة (بأجل) ذكر على سبيل الاستمهال لا الاستعجال... (فإن جاء) الصانع بمصنوع غيره أو بمصنوعه قبل العقد فأخذه (صح)

وعدۂ بیع

"بیع"(SALE)اور"وعدۂ بیع"(AGREEMENT TO SALE)کی حقیقت شرعاً اور قانوناً دونوں لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

1. جب بیع ہو جاتی ہے تو جو چیز فروخت ہوئی اُس کا حق ملکیت، خریدار کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، جبکہ وعدۂ بیع میں اس چیز کی خریداری کا وعدہ ہوتا ہے حق ملکیت بائع کے پاس ہی رہتا ہے۔

Scanned by CamScanner

2.جب بیع کا عقد مکمل ہو جائے تو جس چیز پر بیع ہوئی ہے، قانوناً اس کا رسک بھی خریدار کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جبکہ شرعاً حکم یہ ہے کہ جب تک خریدار یا اس کا کوئی نمائندہ وکیل قبضہ نہ کرلے تب تک رسک منتقل نہیں ہوتا۔

3.وعدہ بیع کے بعد اگر بائع وہ چیز کسی اور کو بیچ دے تو یہ عقد قانوناً درست ہوگا، اس کو وعدہ خلافی کا گناہ ہوگا اور جو حقیقی نقصان اس کی وجہ سے خریدار کو ہوا بائع قانوناً اس کا ذمہ دار ہوگا، لیکن خریدار اس چیز کی ملکیت کا دعوی نہیں کر سکتا۔ جبکہ بیع کے بعد اور قبضہ دینے سے پہلے اگر بائع وہ چیز کسی اور کو فروخت کرنا چاہے تو خریدار کو ملکیت کے دعوی کا حق ہوگا، وہ اس کو ایسا کرنے سے روک سکتا ہے۔

4.اسی طرح اگر بائع دیوالیہ ہو جائے تو وعدۂ بیع ہو جانے کی صورت میں خریدار اس چیز کی ملکیت کا دعوی نہیں کر سکتا، بلکہ وہ بائع کی ملکیت ہوگی اور اس کے دوسرے اموال کے ساتھ اس کو بھی بیچ کر قرض ادا کیا جائے گا، جبکہ بیع ہو جانے کے بعد وہ اس کی ملکیت کا دعوی کر کے لے سکتا ہے۔

(تلخیص از: اسلام اور جدید معاشی مسائل، 3/200-203)

(الفقہ المیسر: 14/10)

الوعد بالبیع: الوعد معناہ: الالتزام للغیر بما لا یلزم ابتداء.

(The CONTRECT ACT,1872:sec:73 , page:126 , Mansoor Book House)

When a contract has been broken ,the party whosuffers by such breach is entitled toreceive, from the party who has broken the contract ,compensation for any loss or damage caused to him there by.....

(فقہ البیوع: 2/1138)

الوعد أو المواعدة بالبیع لیس بیعا، ولا یترتب علیه آثار البیع من نقل ملکیة المبیع ولا وجوب الثمن۔ واذا وقع الوعد أو الموعدة علی شراء شیئ أو بیعه بصیغة جازمة وجب علی الواعد دیانة أن یفی به ویعقد البیع حسب وعده، ولکن لا یجبر علی ذلک قضاء الا فی حالات آتیة:

Scanned by CamScanner

1۔أن يقع الموعود له في كلفة تختص بالعقد الموعود به اعتماداعلى وعد الواعد، وكان للموعود له حرج بين في اخلاف الوعد، واتفق الفريقان عند الوعد أن هذا الوعد يلزم الواعد قضاء، ولم يكن للواعد عذر مقبول في الاخلاف،

2۔أن يصدر قانون من ولي الامر بالزام الوعد قضاء۔

ان اخلف الواعد بالوعد فيما اذا كان الوعد لازما في القضاء، فيحكم عليه بانجاز البيع حسب الوعد، أو بالتعويض عن الخسارة المالية الفعلية الذي اصاب الموعود له بسبب الاخلاف۔ وذلك بأن البائع الموعود له اضطر ببيع المبيع في السوق بأقل من تكلفته، فمبلغ التعويض هو الفرق بين التكلفة التي اشترى بها البائع البضاعة والثمن الفعلي الذي باع به البائع في السوق، فيعوضه الواعد بدفع هذا الفرق۔

پرچیز آرڈر، ای میل، فون یا بالمشافہ آرڈر کی حیثیت:

خرید و فروخت کا معاملہ مکمل ہونے کے لیے بنیادی طور پر دو چیزیں ضروری ہیں:

1۔ خریدار کی طرف سے آرڈر یا پیش کش ہو۔

2۔ بیچنے والے کی طرف سے اُس کو قبول کیا جائے۔

جب یہ دونوں چیزیں دونوں پارٹیوں کی مکمل رضامندی کے ساتھ طے پا جائیں تو خرید و فرخت کا عقد مکمل ہو جاتا ہے۔

(مجلة الأحكام العدلية، ص:29)

(المادة 101) الإيجاب أول كلام يصدر من أحد العاقدين لأجل إنشاء التصرف وبه يوجب ويثبت التصرف.

(المادة102) القبول ثاني كلام يصدر من أحد العاقدين لأجل إنشاء التصرف وبه يتم العقد.

(المادة103) العقد التزام المتعاقدين وتعهدهما أمرا وهو عبارة عن ارتباط الإيجاب بالقبول.

(المادة 104) الانعقاد تعلق كل من الإيجاب والقبول بالآخر على وجه مشروع يظهر أثره في متعلقهما.

مذکورہ بالا چاروں صورتوں (پرچیز آرڈر، ای میل، فون یا بالمشافہ) میں جو آرڈر دیا جاتا ہے، اُس کی حیثیت محض ایجاب کی ہے۔ جس کو یہ آرڈر دیا جا رہا ہو اُس کی طرف سے جب تک باقاعدہ قبول نہ پایا جائے عقد مکمل نہیں ہوتا۔ اِس آرڈر کی حیثیت مکمل بیع کی نہیں ہے ہاں اس کو وعدۂ بیع کہہ سکتے ہیں، اور چونکہ استصناع بھی ایک مکمل

Scanned by CamScanner

عقد کا نام ہے جس میں ایجاب و قبول کا ہونا ضروری ہے، اس لیے یہ استصناع بھی نہیں بنے گا۔ ہاں اس آرڈر کو دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ آرڈر بیع کا ہے یا استصناع کا، تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ جس کمپنی کو پرچیز آرڈر یا کسی بھی ذریعے سے چیزیں بنوانے کا آرڈر ملا ہے اُس میں اُن چیزوں کی پروڈکشن ہوتی ہے، تو اس صورت میں یہ استصناع کا آرڈر ہے۔

2۔ اُس کمپنی میں پروڈکشن نہیں ہوتی، بنوانے کا آرڈر ملتا ہے اور کمپنی وہ اشیاء اُنہی اوصاف کے ساتھ کسی دوسری جگہ سے بنوا کر دیتی ہے تو یہ صورت بھی استصناع کے آرڈر کی ہے۔

3۔ کمپنی میں پروڈکشن بھی نہیں ہوتی اور کہیں اور سے عام طور پر بنوا کر بھی نہیں دیتی اس صورت میں اگر بنوا کر دینے کا آرڈر ہے تو پھر یہ بھی استصناع کا آرڈر ہے اور قبول کرنے کی صورت میں اُس کمپنی پر لازم ہوگا کہ بنوا کر دے۔ خرید کر دینے پر خریدار کی رضا کے ساتھ معاملہ درست ہو جائے گا، اگر راضی نہ ہوا تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا کیونکہ اِس صورت میں یہ استصناع نہیں بیع التعاطی (عملی قبضے کی بیع) ہے، اور اگر آرڈر خرید کر دینے کا ہے تو پھر یہ بیع کا آرڈر ہوگا۔

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

عبدالوہاب

دار الافتاء، جامعۃ الرشید

تاریخ: 7/صفر المظفر 1438ھ

الجواب صحیح
۸-۲-۳۹

الجواب صحیح
آفتاب احمد
۷ صفر ۱۴۳۹

دار الافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

Scanned by CamScanner